قوم کی باتیں

چلو سنائیں تمہیں اپنی قوم کی باتیں
اِنہی کو سوچ کے گزری ہیں بیشتر راتیں

بہادری میں ہمارا مقابلہ ہی نہیں
ہمارے پائے کا دشمن ابھی بنا ہی نہیں

ہر ایک جیت میں پوشیدہ اپنی کاوش ہے
شکست جو بھی ہوئی ہے کسی کی سازش ہے

ہم اِس جہان سے ہر کفر کو مٹاتے ہیں
اِسی لیے تو بہت کشتیاں جلاتے ہیں

کچھ اِس طرح سے بھی ہم آخرت سنواریں گے
کہ خود کو مار کے ہم دوسروں کو ماریں گے

ہمارے دم سے زمانے میں حق پنپتا ہے
ہمیں کو دیکھ کے باطل کا دم نکلتا ہے

ہمارے بیچ اگر کوئی بھی بُرائی ہے
ضرور ہم کو کسی اور نے سکھائی ہے

اِسی طرح سے اگر دشمنوں میں نیکی ہے
بلا شبہ وہ انہوں نے ہمِیں سے سیکھی ہے

کہ جیسے اُن کے سروں میں کوئی دماغ نہیں
ہمارے جیسے وہاں چشم اور چراغ نہیں

تو ہم نے سب کو بہت نیکیاں سکھائی ہیں
یہ اور بات کہ خود ہم نے وہ بھلائی ہیں

ہمارے بیچ میں لالچ کا دَور دَورہ ہے
گدھے پہ بیٹھ کے کہتے ہیں یہ تو گھوڑا ہے

ہمیں عزیز امارت ہے شان و شوکت ہے
اِسی وجہ سے بہت عام ہم میں رشوت ہے

ہمیں ہے شوق مکاں ہو مگر محل جیسا
بھلے ہی اُس میں لگے لُوٹ مار کا پیسہ

ہمارے ظلم نے کچلے ہیں کتنے بیچارے
ہمیں امیر ہی لگتے ہیں آنکھ کے تارے

کرے جو ظلم اُسے سر پہ ہم بٹھاتے ہیں
جو نرم دل ہو اُسے نوچ نوچ کھاتے ہیں

ہم عورتوں پہ ستم اور ظلم ڈھاتے ہیں
پھر اپنے عدل کے ہم گیت خوب گاتے ہیں

ہر ایک عِلم سے لاعِلم اپنے عالِم ہیں
کہ جن کے سائے میں پلتے بہت سے ظالم ہیں

تو ہم نے دیکھ لیا کس قدر عظیم ہیں ہم
بطور قوم حقیقت میں تو یتیم ہیں ہم

لبوں پہ اپنے ترانے ہیں بے گناہی کے
یہی ہیں اصل میں آثار سب تباہی کے

تو میری بات پہ ناراض ہی نہ ہو جانا
ملے جو وقت ذرا غور تھوڑا فرمانا

چلو یہیں پہ مکمل کلام کرتا ہے
کہ ہاتھ جوڑ کے سائیں سلام کرتا ہے

Faqeer Sein